شاہی ٹکڑے

جمیل عثمان

اماں نے ڈبل روٹی کے تکونے ٹکڑوں کو گھی میں تلا اور انہیں ایک تسلے میں سجا کر ان پر گرم گرم دودھ ڈال دیا - دودھ میں انہوں نے شکر ملائی تھی اور اسے اتنا اونٹا تھا کہ وہ بالکل گاڑھا ہو گیا تھا ، اس کا رنگ سفید سے بادامی ہو گیا تھا - اس میں سے ایسی سوندھی خوشبو آ رہی تھی کہ تابندہ کے منہ میں پانی بھر آیا- جب ڈبل روٹی کے ٹکڑوں نے دودھ کو اچھی طرح جذب کر لیا تو اماں نے ان پر کٹے ہوئے پستے اور بادام ڈال کر اچھی طرح سجا دیا -

"اماں ، ایک ٹکڑا میں کھا لوں؟"تابندہ نے ندیدے پن سے شاہی ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا -

"چل ہٹ ! مہمان آنے والے ہیں - وہ چلے جائیں تو جو بچے وہ کھا لینا -"

"اوں ...." تابندہ نے منہ بسورا -

"مہمان کوئی سارا تھوڑا ہی کھا جائیں گے،" اماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا، "تکلفاً تو لوگ چھوڑ ہی دیتے ہیں -"

"اماں ، میں ان کے سامنے نہیں جاؤں گی -"

"اے لو! وہ جس کے لئے آ رہے ہیں وہی ان کے سامنے نہیں جائے گی -"

"مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے - تم نے باجی کو کیوں نہیں بلا لیا ؟"

"اس کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے - تجھے پتہ ہے نا کہ شاہان کو دو روز سے بخار چڑھا ہوا ہے ؟"

"تو یہ لوگ کسی اور دن آ جاتے ؟"

''وہ لوگ کسی دوسرے دن نہیں آ سکتے - اس لئے کہ لڑکے کے ابا کل ہی اپنی نوکری پر واپس جدے جا رہے ہیں - اور تیرے ابا بھی کل دورے پر چلے جائیں گے -''

شام کو ابا دفتر سے ذرا جلدی گھر آ گئے - ان کے آنے کے تھوڑی ہی دیر بعد مہمان بھی آ گئے - لڑکا، اس کے ماں باپ اور ایک بہن - لڑکے کا ایک بھائی امریکہ میں تھا اور ایک بہن جو ڈاکٹر تھی ، اس وقت ڈیوٹی پر تھی - ان لوگوں نے تابندہ کو دیکھا اور پسند کر لیا - لڑکا بھی تابندہ اور اس کے والدین کو پسند آیا- چائے پانی کا دور چلا - شاہی ٹکڑے مہمانوں کو بہت پسند آئے اور ان لوگوں نے خوب کھائے -تابندہ دعا کر رہی تھی کہ کچھ بچ جائے ورنہ اماں دوبارہ تو بنانے سے رہیں - گھر میں ذرا تنگی ہی رہتی تھی - اس لیے یہ عیاشیاں روز روز نہیں ہو سکتی تھیں -

مہمان خوشی خوشی رخصت ہوئے اور ان لوگوں کو بلا کر گئے کہ اب تعلقات کو اسی طرح بڑھایا جا سکتا تھا - مہمانوں کے جانے کے بعد تابندہ ڈرائنگ روم کی طرف بھاگی جہاں کھانے پینے کی چیزیں ویسی ہی پڑی ہوئی تھیں جیسی مہمان چھوڑ کر گئے تھے -تابندہ نے جلدی جلدی برتن سمیٹنا شروع کر دیا - اس نے دیکھا کہ دو عدد شاہی ٹکڑے بچے ہوئے ہیں - اس نے سوچا کہ برتن دھو لے پھر اطمینان سے کھائے گی - ابھی وہ برتن دھو ہی رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی- اس کی اماں نے فون اٹھایا -تابندہ نے ایک لحظے کے لئے ہاتھ روک لئے تاکہ وہ سن سکے کہ کس کا فون ہے -

''ہاں ، فرحان بیٹے ؟'' اس کی اماں کہہ رہی تھیں -تابندہ سمجھ گئی کہ یہ اس کے بہنوئی کا فون ہے- اس نے جلدی جلدی برتن دھوئے اور تمام چیزیں سلیقے سے ان کی جگھوں پر رکھ دیں - پھر اماں کے پاس گئی -

''فرحان بھائی نے کیوں فون کیا تھا؟''

''وہ آ رہا ہے ، تھوڑی دیر کے لئے -''

''مگر کیوں؟''تابندہ کو اس کا اس وقت آنا برا لگ رہا تھا -

''اس نے بتایا تو نہیں، مگر میں سمجھ گئی ہوں کہ کیوں آ رہا ہے -'' اماں بولیں-

''کیوں؟ تابندہ نے جھٹ سے پوچھ لیا -

''وہ ہمارا داماد نہیں ، بیٹا ہے - اسے ہماری ناداری کا بہت احساس ہے - رخشندہ نے مجھے بتایا تھا ، وہ تیری شادی کے سلسلے میں ہماری مدد کرنے آ رہا ہو گا''-

''تو اور پہلے آ جاتے ، مہمانوں سے بھی مل لیتے؟''

''میں نے اس سے کہا تھا مگر اس وقت اس کی کوئی ضروری میٹنگ تھی -'' اماں نے جواب دیا اور فرحان کے آنے خبر ابا کو سنانے باہر والے کمرے میں چلی گئیں -

تابندہ نے سوچا کہ اب آرام سے بیٹھ کر شاہی ٹکڑے کھائے گی ، کہ اسی وقت فون کی گھنٹی بجی - دوسری طرف رخشندہ تھی -

''ہیلو باجی -''

''تابندہ ، کیسا رہا سب کچھ؟''

''ٹھیک ہی رہا -''

''تو انھیں پسند آئ؟''

''لگ تو ایسا ہی رہا تھا -''

''اور تجھے وہ لوگ پسند آئے؟ سنا تھا لڑکا بھی آنے والا تھا ؟''

''ہاں ، اچھے لوگ ہیں-''

''اور بتا نا !'' رخشندہ نے تجسس سے پوچھا -

''اب میں کیا بتاؤں؟ تم اماں سے پوچھ لینا -

''اچھا ، اماں کو فون دے -''

''وہ ابا سے باتیں کر رہی ہیں - میں ان سے کہہ دوں گی کہ تمہیں فون کر لیں -''

''اچھا سن'' رخشندہ نے کہا ''ابھی وہ آئیں گے اماں ابا سے ملنے-''

''ہاں ، اماں نے مجھے بتایا تھا -''تابندہ نے بیزاری سے کہا -

"ذرا اچھی طرح ان کی خاطر مدارات کرنا -"

"اچھا بابا ! ہم تمھارے میاں کو بغیر چائے پلائے نہیں جانے دیں گے -"

"صرف چائے نہیں ، اس کے ساتھ والے بھی -"

"ٹھیک ہے باجی،" کہہ کر تابندہ نے فون بند کر دیا -

ابھی وہ شاہی ٹکڑوں کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اماں آ گئیں -

"تابندہ ، میں فرحان کو چائے کے ساتھ کیا دوں گی؟" گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے -

"اماں بسکٹ تو بچے ہوئے ہیں - چائے بسکٹ دے دینا -"

"اچھا نہیں لگے گا کہ داماد کو صرف چائے اور بسکٹ دوں - ارے وہ شاہی ٹکڑے بھی تو بچے ہوئے تھے ؟"

"وہ تو میں کھاؤں گی -"

"میری بچی!" اماں نے پیار سے کہا، "ذرا ٹھیر جا - فرحان آ کر چلا جائے پھر کھا لینا - وہ زیادہ نہیں کھائے گا بیٹا -"

"اماں !"تابندہ ٹھنکی - "اور اگر وہ سب کھا گئے تو مہینوں پھر ہمارے ہاں شاہی ٹکڑے نہیں بنیں گے -"

"میں پھر بنا دوں گی بیٹے، تو فکر نہ کر -"

فرحان آئے اور بہت دیر تک بیٹھے اماں اور ابا سے باتیں کرتے رہے - تابندہ نے چائے اور اس کے ساتھ بسکٹ اور شاہی ٹکڑے فرحان کے آگے لے جا کر رکھ دیے - فرحان کو شاہی ٹکڑے اتنے اچھے لگے کہ وہ سارا کھا گئے -

فرحان کے جانے کے بعد جب تابندہ برتن اٹھانے کے لئے آئ تو سب سے پہلے اس کی نظر شاہی ٹکڑوں کے پلیٹ پر گئی جو کہ خالی تھی - اماں اسے دیکھ کر دبے ہونٹوں سے مسکرائیں ، پھر چپکے چپکے ابا کو بتانے لگیں کہ معاملہ کیا ہے -

فرحان گھر پہنچا تو اپنے کمرے میں جانے سے پہلے ہی ڈرائنگ روم میں صوفے پر ڈھیر ہو گیا - تھوڑی دیر تک اس نے رخشندہ کو ساری باتیں بتائیں جو اس نے آج اپنے سسرال میں اپنے سسر اور ساس سے کی تھیں - اور یہ بھی بتایا کہ تابندہ کی شادی کے لئے اس نے چیک ان لوگوں کو دے دیا ہے - رخشندہ بہت خوش ہوئی -

"میری طبیعت عجیب سی ہو رہی ہے رخشندہ" - اس نے بیوی سے کہا -

"کیا ہوا؟"

"عجیب متلی متلی سی ہو رہی ہے - دراصل آج صبح سے اتنی الٹی سیدھی چیزیں کھائی ہیں میں نے - دو پہر کو شیراٹن میں ایک لنچ میٹنگ تھی - شام کو آفس سے چھوٹنے سے ایک گھنٹے پہلے ایک اسٹاف ممبر کے حج کرنے کی خوشی میں اسے پارٹی دی گئی - کیک ، پیسٹریاں ، کوکیز اور نہ جانے کیا کیا الم غلم چیزیں تھیں - اور ہم لوگوں نے بھی ایسے کھائیں جیسے کبھی کھائی نہ ہو - اور آخر میں جب تمہارے میکے گیا تو وہاں بھی خوب خاطر ہوی - تمھاری امی نے اتنے لذیز شاہی ٹکڑے بنائے تھے کہ طبیت کی گرانی کے باوجود میں وہ دونوں ٹکڑے کھا گیا جو میرے سامنے رکھے گئے تھے - اور اب میرے پیٹ میں کچھ عجیب سا ہو رہا ہے -"

"کہیں بد ہضمی نہ ہو گئی ہو - میں آپ کے لئے لیموں پانی لے کر آتی ہوں -" رخشندہ باورچی خانے کی طرف بھاگی -

جب وہ پانی لے کر آئی تو فرحان وہاں نہیں تھا اور باتھ روم سے الٹیاں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ رخشندہ تیزی سے باتھ روم کی طرف گئی - دروازہ کھلا ہوا تھا اور فرحان سنک پر جھکا ہوا قے کر رہا تھا - رخشندہ اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنے لگی - فرحان کے کندھے کے اوپر سے اس نے دیکھا سنک میں فرحان کے پیٹ سے نکلی ہوئی چیزوں میں اسے ڈبل روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے نظر آئے -

****